Lamhon ki
MUSAFTAIN
Sara Ray
Kahanifreak.com

وہ آفس سے سیدھا وہیں پہنچا تھا۔ پھر اس نے گاڑی کو پارک کرنے کے بعد لاک لگایا اور گوگل آنکھوں پر لگا کر کی چین (جس پر دو لفظ پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہے تھے) اور سیل فون پکڑے جلدی جلدی چلتا ہوا سامنے کھڑی بلند اور خوبصورت عمارت میں داخل ہو گیا۔ وہ چلتے ہوئے لفٹ ایریا تک آیا، پھر دائیں طرف تھوڑا سا جھکتے ہوئے بٹن پریس کیا اور لفٹ کا انتظار کرنے لگا۔ شام کا وقت ہونے کی وجہ سے وہاں لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔ اس کی نظریں لفٹ پر ٹکی تھیں لیکن سوچ کہیں اور محو پرواز تھی۔ اس سے پہلے وہ سوچوں کی وادی میں اترتا تبھی لفٹ نے اپنے پٹ وا کرتے ہوئے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔ خیالوں کو جھٹک کر وہ لفٹ میں داخل ہوا پھر پانچویں فلور کا بٹن پریس کرنے کے بعد دروازوں کے بند ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ پانچویں منزل پر پہنچتے ہوئے بھی اسے پانچ منٹ لگ گئے تھے کیونکہ لوگ جوق در جوق چلے آ رہے تھے۔

پانچویں منزل پر پہنچ کر اس نے سکون کا سانس لیا پھر اپنے دائیں طرف چلنے لگا۔ وارڈ میں داخل ہونے سے پہلے سیکورٹی گارڈ نے اسے روک لیا۔ سیکورٹی گارڈ کو مطلوبہ نام بتا کر اس نے ایک پیپر پر سائن کیے ' جس کے بعد سیکورٹی گارڈ نے اسے ایک کارڈ تھما دیا جس پر بڑے بڑے جلی حروف میں 5 A درج تھا۔ کارڈ کو تھام کر اس نے سیکورٹی گارڈ کی طرف دیکھا جو اب کارنر پر لگے بٹن کو دبا رہا تھا۔ اس کے بٹن دباتے ہی وارڈ کے دروازے کھلنے لگے پھر اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دروازے خود با خود ہی بند ہونے لگے۔ وہ چلتا ہوا نرسنگ ایریا کی طرف آ گیا، اسٹاف کو وہاں نا پا کر وہ وہیں کھڑا ان کا انتظار کرنے لگا، وزیٹنگ آورز کی وجہ سے سب کسی نا کسی کام میں مصروف تھے، اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا، تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسے سامنے سے آتی دکھائی دی۔ اس کے بلانے پر وہ اس طرف متوجہ ہوا جو اسے گریٹنگ

کرتے ہوئے اپنی نشست پر براجمان ہو رہی تھی۔ چند سیکنڈز کے بعد وہ کمپیوٹر پر کچھ سرچ کرنے لگی، اس دوران وہ کہنی کو کاؤنٹر پر اور ہاتھ کی مٹھی بنا کر تھوڑی کے نیچے ٹکائے اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنی نشست سے اٹھی اور ریک سے ایک فائل نکال لائی پھر فائل کو اس کے بازو کے قریب رکھتے ہوئے اسے آج کے ٹیسٹ کے بابت بتانے لگی۔ اس کی نظریں کاغذ پر پھیلی سیاہ سیاہی پر ڈور رہی تھیں جبکہ سماعتیں اس کی ایک ایک بات کو سن رہی تھیں۔ پھر اس کے خاموش ہونے پر وہ اس نے معمول کی طرح ایک ہی سوال کیا۔

"کیا وہ اب ٹھیک ہے؟" اس سوال پر وہ کچھ دیر اس کو دیکھتی رہی پھر گویا ہوئی۔

"وہ ٹھیک ہے۔" معمول کے مطابق آج بھی اس جواب سے سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر کوئی تاثر نا پا کر اس نے لمبی سانس ہوا کے سپرد کی پھر اس سے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔

"وہ فاصلہ طے نہیں کر پا رہی۔" اس کے گمان کے مطابق سامنے کھڑے خوبرو شخص نے چہرا اٹھا کر حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"کیسا فاصلہ۔۔۔؟" اس کی آنکھوں میں سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے وہ گویا ہوا تھا۔

"زندگی اور موت کا فاصلہ۔" اس بات پر اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

ہال۔۔ کم عمر نوجوانوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ سب ایک مخصوص قسم کا لباس پہن

کر اپنی نشستوں پر براجمان تھے۔ان کی نشستوں کے اوپر مدھم سی روشنی اپنا راستہ بنائے ہوئے تھی۔ اس روشنی سے لاپرواہ ان سب کی نظریں ہال کے سینٹر میں ٹکی ہوئی تھیں۔زرد روشنی ہال کے سینٹر میں رکھے رنگ کو فوکس کئے ہوئے تھی۔سب نوجوانوں کی توجہ روشنی کی بجائے رنگ میں موجود وہ دو نوجوان تھے جو ایک دوسرے کا وار خالی کرنے کی کوشش کر رہے تھے،ایک جوان 'نیلی آنکھیں' بھورے بال 'سفید رنگت پہ ہلکے بھورے تل تھے 'سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا،ابھی تک اس کا پلڑا بھاری تھا'اس نے اپنے مقابل کے منہ پر وار کیا تو پورا ہال اے کے۔۔۔اے کے۔۔۔۔۔کی آواز سے گونج اٹھا۔

لیکن اگلے ہی لمحے اس کے مقابل کے وار سے ہر طرف خاموشی چھا گئی۔کچھ نے حیرت کے مارے منہ پہ ہاتھ بھی رکھ لئے۔چاروں اور سناٹا چھا

گیا۔بازی پلٹ چکی تھی۔وہ جو ابھی پہلے وار سے ہی نہیں سنبھلا تھا کہ مقابل نے مٹھی بند کرتے ہوئے اپنی پوری طاقت کے ساتھ اس کی تھوڑی کے نیچے دے ماری۔خون کی ایک فوار اس کے منہ سے برامد ہو کر نیچے بنے سفید فرش کو رنگ گئی۔اس کے منہ سے خون نکلتا دیکھ ہال ایک دفعہ پھر او۔۔۔۔۔کی آواز سے گونج اٹھا،کچھ دیر تک ہر طرف یہ ہی آواز گونجتی رہی۔سب لوگ سانس روکے اس کایاپلٹ کو بے یقینی سے دیکھ رہے تھے۔

مکا پڑنے کی وجہ سے وہ ایک طرف کو جھک گیا، تبھی اس کی نظریں سامنے کی جانب اٹھیں،وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کے چہرے پر تکلیف کے کوئی آثار دیکھائی نہیں دے رہے تھے بلکہ وہ بڑے سکون کے ساتھ ببل گم چباتے ہوئے ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ جمائے (جس سے اس کی سفید پنڈلیاں دیکھائی دے رہی تھیں) سفید فراک نما لباس میں ملبوس تھی۔اس کو اپنی طرف دیکھتا پا کر بھی

Kahanifreak.com

اس کے چہرے پہ چھائی سنجیدگی میں رتی برابر بھی فرق نہیں آیا تھا وہ ہنوز اسی پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ تبھی اس جوان پر پھر سے وار ہوا تھا وہ بڑی مشکل سے خود کو گرنے سے بچا گیا۔ایک بار پھر اس کا جھکاؤ اس طرف تھا،اسے اب بھی کوئی نیا تاثر نہیں ملا تھا وہ ابھی بھی سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں کا تاثر چہرے سے مختلف تھا، پھر وہ اپنا رخ موڑ کر ساتھ بیٹھی دوست کی طرف متوجہ ہوئی جو اس سے مخاطب تھی۔

"یہ لڑکا پچھلے دو سالوں سے مسلسل ہار رہا ہے، لیکن ہر دفعہ پھر سے اسے چیلنج کر دیتا ہے، کیا اسے اپنی زندگی نہیں پیاری یا پھر اسے ہڈیاں تڑوانے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے۔" آخری فقرہ اس نے رنگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں اس جوان کی خوب دھلائی ہو رہی تھی۔ پوری بات سننے کے بعد اس کا چیونگم چباتا منہ ایک لحظے کو رکا 'لیکن اگلے ہی لمحے وہ اپنے سابقہ عمل کو پھر سے شروع کر چکی تھی اور پھر اس نے شہزادیوں کے انداز میں اسے جواب دیا تھا۔

"اگر بچ گیا تو آپکی ملاقات اس سے کروا دوں گی پھر یہ پوچھنے کا شرف آپ خود ہی حاصل کر لیجئیے گا۔"
وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی 'تم یہ مار کٹائی کیوں دیکھتی ہو، انہیں دیکھ کر تو میرا دل گھبرانے لگا ہے، یہاں آنا بیکار ثابت ہوا ہے، فالتو میں ہی اپنا وقت اور پیسہ اس پر برباد کر دیا۔" وہ ناک سکیڑ کر بولی تھی۔

"میں تو باہر جا رہی ہوں اور اس سب سے جب تمہارا دل بھر جائے تو کینٹین میں چلی آنا۔" اپنی بات کہہ کر اس نے جھولی میں رکھا بیگ اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور رش سے جگہ بناتے ہوئے باہر کی جانب چل دی۔اس نے ایک نظر اسے جاتے ہوئے دیکھا اور پھر دوسری نظر رنگ پر ڈالی جہاں وہ ابھی تک مقابل

سے مار کھا رہا تھا،اسے مار کھاتا دیکھ اس نے "ہنہہ" ہنکارا ابھرا اور اپنی جگہ سے اٹھ گئی، باہر نکلتے وقت اسے اپنے قریب آواز سنائی دی۔

"آج یہ خود تو مرے گا ہی' ساتھ میں ہمیں بھی کنگال کر کے چھوڑے گا، میرے مانو تو اس کے نام کی ہوٹنگ پھر سے شروع کروا دو۔ کیا پتا اب کی بار اس کی غیرت جھاگ جائے اور جوش میں آ کر وہ جیت جائے، ورنہ اگر یہ ہار گیا تو اب کی بار بہت بے عزتی ہو گی۔۔۔" وہ اور بھی کچھ کہہ رہے تھے لیکن وہ چلتے ہوئے ان سے دور ہوتی گئی' ان کی آوازیں بھی مدھم ہوتی چلی گئی لیکن ہال سے باہر نکلنے سے پہلے اس کی سماعتوں نے اے کے۔۔۔۔ اے کے۔۔۔۔ نعرے ضرور سنے تھے پھر وہ سر جھٹکتی وہاں سے چلی گئی۔

اس کو خاموشی سے وہاں سے نکلتے دیکھ ' مقابل کا مکا اس کے منہ کی طرف آیا۔ اس سے پہلے وہ اس کے منہ کا نقشہ بگھاڑتا اس نے درمیان میں ہی اس کے کو روکا پھر اس کے بازو کو زور سے مڑورتے ہوئے اپنے الٹے ہاتھ کا زبردست مکا وہ اس کے منہ پر دے چکا تھا۔ اس کے اس وار پر ہال میں موجود تمام افراد کے اندر خوشی کی ایک لہر اٹھی' وہ اور بھی زور و شور سے اس کا نام پکارنے لگے۔ وہ اس کے بازو کو زور سے مڑورتے ہوئے اس کی کمر کی طرف لے گیا اور پھر اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر' بنا رکے اس پر مکے برساتا رہا۔

آج وہ کافی دنوں بعد اپنی دوستوں کے ساتھ کافی شاپ میں بیٹھی 'کافی پینے کے ساتھ ساتھ ان کی باتیں بھی جاری تھیں۔ ان میں سے ایک دوست ایسے چٹکلے سنا رہی تھی کہ اس کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستی جا رہی تھی، ہنسی کا یہ عالم تھا کہ اسے کافی پینے میں مشکل آ رہی

تھی۔ کیونکہ جیسے ہی وہ گھونٹ بھرنے لگتی وہ پھر سے کوئی نا کوئی ایسی بات بتاتی کہ ہنسی کے مارے اسے اچھو لگ جاتا پھر تنگ آ کر اس نے بھاپ اڑاتی کافی کا کپ ٹیبل پر رکھی پرچ میں رکھا تو تھوڑی سی کافی اس میں بھی چھلک گئی۔ اس نے ساری توجہ اس کی جانب مبذول کر دی' جانے کون کون سے قصے انہیں سنا کرانٹرٹین کر رہی تھی۔ اس کی اگلی بات اسے قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی، اس کی دوستیں بھی مسکرا رہی تھیں لیکن اس کی ہنسی کی آواز سب سے زیادہ تھی اتنی کہ آس پاس بیٹھے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو گئے لیکن وہ کسی کی بھی پرواہ کئے بغیر آنکھیں بند کئے دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھے ہنستی چلی گئی، اس دوران اس کی کافی بھی ٹھنڈی ہو گئی تھی، وہ جی بھر کر ہنس رہی تھی اور اپنی اس کیفیت پر وہ خود بھی جی بھر کر حیران ہو رہی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ آج ایسا کیا ہوا کہ وہ آپے سے باہر ہو کر ہنستی چلی جا رہی ہے۔ تبھی ایک تیز سرد ہوا کا جھونکا آیا اور اسے ٹھٹھرنے پر مجبور کر گیا۔ اس نے بے اختیار ہی گرے آنکھیں وا کرتے ہوئے نیلے آسمان کی طرف دیکھا جس کو کالی گھٹائیں اپنی لپیٹ میں لے رہی تھیں، اچانک ہی موسم تبدیل ہو گیا تھا۔

'' لگتا ہے بارش آنے والی ہے۔'' آسمان پہ نظریں ہٹائے' اپنی دوستوں کو کہتی' ان کی طرف دیکھنے لگی۔۔ مگر یہ کیا' اس کی دوستیں وہاں موجود نہیں تھیں۔ اس نے چاروں اور اپنی گردن گھمائی لیکن اس کے علاوہ وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ میز جس کے ارد گرد لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے وہ سب خالی تھے، اس نے کاؤنٹر کی طرف دیکھا تو وہ بھی خالی تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے تو کاؤنٹر کے قریب لوگوں کی لمبی قطار کھڑی اپنے آرڈر کا ویٹ کر رہی تھی۔ وہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے چاروں اور دیکھ رہی تھی۔ اس کا دماغ یہ سب کچھ ماننے سے انکاری تھا۔ ارد گرد سے نظریں ہٹا کر اس نے دوبارہ اپنے میز کی طرف دیکھا جہاں اس کی کافی کا کپ پڑا تھا لیکن جس بات نے اس کے ہوش سلب کئے' وہ تھا کافی کے کپ سے

نکلتی بھاپ، اس نے پرچ کی طرف دیکھا جس پر تھوڑی دیر پہلے کافی چھلک گئی تھی لیکن اب وہ بالکل صاف تھی۔ پہلے لوگ اور اب کافی۔۔۔ یہ سب اس کی جان نکالنے کے لئے کافی تھے، ابھی تھوڑی دیر پہلے تو سب لوگ یہیں بیٹھے تھے تو پھر یکایک کہاں غائب ہو گئے۔ اس کی دوستیں بھی تو اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں تو۔۔۔ وہ کہاں چلی گئیں، وہ بہت زیادہ گھبرا گئی تھی اس کے ہاتھ پیر کانپنا شروع ہو گئے تھے پھر وہ ڈرتے ہوئے انہیں آوازیں لگانے لگی تھی۔

''باہر آجاؤ۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں سب باہر آجاؤ، دیکھو میں تم لوگوں کی اس حرکت سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔۔۔ اس لئے خاموشی کے ساتھ واپس آکر اپنی جگہوں پر بیٹھ جاؤ۔'' ارد گرد دیکھتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی لیکن جواب ندارد۔ کافی دیر وہ ارد گرد پڑی خالی کرسیوں کو دیکھتی رہی، اب وہ واقعی ڈر گئی تھی۔ اسے لگا وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔۔ تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلے گی تو سب پہلے ہی جیسے ہو جائے گا، اس خیال کے آتے ہی اس نے آسمان کی طرف چہرہ کیا اور آنکھیں بند کر دیں، وہ پہلے کی طرح اپنے خود کو لاپرواہ بنانا چاہتی تھی لیکن چاہ کر بھی ایسا نہیں کر پائی۔ تھوڑی دیر پہلے اس کے دانت جو اندر جانے کا نام نہیں لے رہے تھے اب خوف کے مارے ایک دوسرے کے ساتھ بج رہے تھے، ہونٹ جو تھوڑی دیر پہلے مسکرانے کی وجہ سے پنکھڑیوں کی طرح کھلے ہوئے تھے اب کپکپاتے ہوئے مرجھا گئے، بلکل ویسے ہی جیسے پھولوں کی نرم و نازک پتیاں گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنی شادابی کھو دیتی ہیں۔ پل بھر میں اس کا حال بھی ویسا ہی ہو گیا تھا۔ ایک لمحے میں وہ کملا گئی تھی۔ اس کا جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا، گھبراہٹ کے مارے اس کے ہاتھ پاؤں سے پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔ دانتوں کو زور سے بھینچتے ہوئے اس نے ہونٹوں کی کپکپاہٹ پر بھی قابو پانے کی کوشش کی۔ اس نے دانتوں کو اتنی زور سے بھینچ رکھا تھا کہ

اسے اپنے سر میں درد کی تیز لہر اٹھتی محسوس ہوئی۔تب ہی اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں لیکن سامنے کا منظر جوں کا توں تھا۔اب سہی معنوں میں اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

ارد گرد اندھیرا اور بھی بڑھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جس جگہ زندگی مسکرا رہی تھی اب وہاں موت سا سناٹا گونج رہا تھا۔خوف کے مارے وہ وہاں سے بھاگنے لگی کہ تبھی اس کا پاؤں کرسی سے ٹکرا گیا جس سے کافی کا کپ اچھل کر فرش پر گر گیا لیکن ساتھ ہی وہ اس کے پاؤں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گیا تھا۔ گرم گرم کافی گرنے سے اس کا پاؤں جھلس گیا تھا۔ایک تو تنہائی کا خوف اور اوپر سے پاؤں کی تکلیف اس کی آنکھوں سے سیل رواں جاری کر چکی تھی۔وہ اونچی اونچی آواز میں رونا چاہتی تھی لیکن بڑھتا ہوا اندھیرا اسے ایسا کرنے سے روکے ہوئے تھا۔اس کی چیخیں اندر ہی کہیں گھٹ گئی تھیں۔ایک نظر جلے ہوئے پاؤں پر ڈال کر اس نے آگے بڑھنے کی کوشش کی لیکن وہیں تڑپ کر گر گئی۔وہ جلد سے جلد وہاں سے نکلنا چاہتی تھی لیکن کوئی انجانی طاقت اس کے پاؤں کو جکڑے ہوئے تھی۔اس نے بیچارگی سے اپنے پاؤں کی طرف دیکھا جو من من بھاری ہو رہے تھے اور ہلنے سے بھی انکاری تھے۔وہ سر جھکائے بیٹھی تھی، تبھی ہوا زور سے چلنے لگی ساتھ ہی سڑ سڑاہٹ کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔ جیسے کوئی دبے پاؤں اس کے نزدیک آنے کی کوشش کر رہا تھا۔وہ جو بھی تھا اس کے قریب سے قریب تر چلا آ رہا تھا۔ وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی لیکن اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ سر اٹھا کر اسے دیکھ لے۔پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ اس کے قریب آ کر رک گیا، وہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی لیکن اس کا جسم ہلنے سے انکاری ہو گیا تھا وہ چلانا چاہتی تھی لیکن آواز نے بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔اس کے گلے پر دباؤ بڑھنے لگا، اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی، اس کی آنکھیں ابل پڑی تھیں ساتھ ہی اسے موت کی آہٹیں سنائی دینے لگی تھیں۔

اس سے پہلے وہ مرتی،اس کی آواز واپس لوٹ آئی اور وہ چیختے ہوئے اٹھ بیٹھی تھی۔اس کے دونوں ہاتھ گلے کے گرد لپٹے ہوئے تھے،ارد گرد اندھیرا پھیلا ہوا تھا پھر چند سیکنڈز لگے تھے اسے ساری صورتحال کو سمجھنے میں۔اس نے جلدی سے دائیں طرف ہاتھ مار کر ایک بٹن آن کیا جس سے سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ میں زندگی دوڑ گئی اور وہ فوراً اپنی روشنی کا حالہ اس کے گرد بنانے لگا۔وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اس کا پورا جسم پسینے سے تر تھا۔ہانپتے ہوئے اس نے سلیوز کے ساتھ منہ اور ماتھے پر آیا پسینہ پونچھا'ساتھ ہی کانپتے ہاتھوں سے سائیڈ ٹیبل سے پانی کی بوتل اٹھائی اور غٹا غٹ پینے لگی۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا،اتنی زور سے کہ اسے دھڑکن کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔بوتل کو خالی کرنے کے بعد اس میں اتنی ہمت بھی نہیں ہوئی کہ وہ وہ بوتل کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دے۔بوتل کو وہیں چھوڑتے ہوئے وہ اپنا سر کانپتے ہاتھوں میں تھام چکی تھی اور ساتھ ہی خود کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ ایک خواب تھا۔۔۔ایک ڈراؤنا خواب،اور کچھ بھی نہیں۔ تبھی اسے اپنے پاؤں میں درد کا احساس جاگا۔وہ جو ابھی خود کو سمجھا رہی تھی پاؤں میں اٹھتی درد کو محسوس کرتے ہوئے ایک بار پھر اس کی وہی کیفیت ہو رہی تھی جو تھوڑی دیر پہلے تھی۔کانپتے ہاتھوں سے اس نے کمبل پاؤں سے ہٹایا اور پھر۔۔۔اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ اس کا پاؤں بری طرح سے جلا ہوا تھا۔ دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر وہ اپنی چیخ کا گلا گھوٹنے لگی۔اس نے بے اختیار اپنے بائیں طرف نگاہ ڈالی لیکن خود کو تنہا پا کر وہ کانپ گئی تبھی اسے سامنے کچھ محسوس ہوا تو اس نے ڈرتے ڈرتے نظر اٹھائی اور سامنے سے اٹھتے دھویں کو دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گئی۔

رات کو بارش ہونے کے سبب موسم نکھر گیا تھا۔نیلے آسمان

کو دیکھتے ہی مسکرانے کو جی چاہ رہا تھا۔ کل تک جو ہر چیز گرد سے اٹی ہوئی تھی بارش میں نہانے کے بعد نکھر گئی تھی۔ یہ بارش بھی اللہ کی کتنی پیاری نعمت ہے خوب گھن گرج کے ساتھ آتی ہے لیکن جاتے ہوئے گندگی اور میل کو اپنے ساتھ بہالے جاتی ہے۔ کاش یہ بارش ہمارے باطن کو بھی دھو کر صاف کر دیتی، اسے نکھار دیتی۔ ہم منافق لوگ ہیں بظاہر ہم خود کو صاف ستھرا اور خوشبو میں بسا کر رکھتے ہیں لیکن ہمارا باطن اتنا ہی بدبودار اور گرد آلود ہے۔

صبح کے نو بج رہے تھے۔ وان چائی کے گلوسسٹر روڈ پر ایک کار اپنی رو میں آتی Star Bucks (اسٹار بکس) کے سامنے رک گئی تھی۔ تبھی کار کا دروازہ کھول کر ایک لڑکی سوٹڈ بوٹڈ سی باہر نکلی، ایک ہاتھ میں میک بوک تھامے وہ پچھلی سیٹ کی طرف بڑھی، پھر جلدی سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر با ادب ہو کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے دروازہ کھولنے کے ساتھ ہی ایک درمیانی عمر کی سمارٹ سی خاتون جو بلیک ٹراؤزر اور ییلو شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنے آنکھوں پر بلیک گوگلز لگائے باہر نکلی۔ وہ دراز قامت تو تھی ہی لیکن چار انچ کی ہیل اس کے قد کو مزید نمایاں کر رہی تھی۔ اس کے باہر نکلتے ہی لڑکی کار کا دروازہ بند کر چکی تھی۔ پھر ایک ہاتھ پہلو میں گرائے اور دوسرے سے اپنے گوگلز کو ٹھیک کرتے ہوئے وہ خاتون آگے کی طرف قدم بڑھا چکی تھی۔ اس کی چال بالکل ماڈلز کی طرح تھی۔ لڑکی بھی آہستہ آہستہ مگر ایک ادا سے اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ ان دونوں کو وہاں سے جاتے دیکھ کر کار کا انجن سٹارٹ ہوا اور وہ منٹوں میں فراٹے بڑھتی وہاں سے غائب ہو گئی کیونکہ اس روڈ پر گاڑی کھڑی کرنا قانون کے خلاف ورزی کے مترادف تھا۔

چلتے ہوئے وہ عورت اسٹار بکس کے باہر رک گئی۔ ایک نظر خالی ٹیبلز پر ڈالی ان میں سے ایک ٹیبل جو قدرے کونے میں رکھی ہوئی تھی وہ اس پر ٹک گئی۔ یہاں سے وہ اندر اور باہر دونوں طرف کا منظر با

آسانی دیکھ سکتی تھی۔ اپنی میم کو نشست سنبھالتے دیکھ کر وہ لڑکی جلدی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ ان کے لئے بلیک کافی آرڈر کرنے کے بعد وہ ریسیپٹ تھام کر آرڈر کا ویٹ کرنے لگی۔ عورت نے گوگلز آنکھوں سے ہٹا کر سر پر ٹکائے پھر فون پر ای میلز چیک کرنے لگی۔ کچھ ہی دیر میں ایک کار برق رفتاری سے چلتے ہوئے تھوڑے فاصلے پر رک گئی۔ کار سے سترہ اٹھارہ سال کی عمر کا ایک لڑکا باہر نکلا اور پھر جلدی سے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولنے لگا۔

وہ عورت جس کا ایک ایک سیکنڈ قیمتی تھا کسی احساس کے تحت فون سے نظریں ہٹا کر اس طرف دیکھنے لگی تھی۔

Kahanifreak.com